

محمد رفیق اثری

## حرمت رسول ﷺ کے تقاضے

یہ کائنات اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی تخلیق ہے اور اسی نے انسان کو اس زمین میں آباد کیا، اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا حق ہے کہ سب بندے اس کے آگے جھکیں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «إِنَّ حَقَّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يَشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا الْحَدِيثُ»

[صحیح البخاری: ۲۸۵۶: صحیح مسلم: ۳۰]

اللہ سبحانہ و تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ﴾ [الذاریت: ۵۶]

”میں نے جن اور انسانوں کی تخلیق اس لئے کی ہے کہ وہ میری عبادت کریں۔“

اور اسی مقصد کے لئے ان میں انبیاء اور رسل ﷺ مبعوث فرمائے۔ ارشاد ہے:

﴿فَأَمَّا يَا تَبِيتُكُمْ مِنْهُ هُدًى فَمَنِ تَبِعَ هُدَاىَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ﴾ [البقرة: ۳۸]

”کائنات کے خالق و مالک کے قاصدوں کی بغاوت اس کی بغاوت ہے اور پیغام پہنچانے والے رسول کی توہین مرسل مالک کی توہین ہے۔“

جب بھی ایسا ہوا مالک کائنات اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے گرفت کی اور بہت سی اقوام کو اسی وجہ سے صفحہ ہستی سے مٹا

دیا۔ ارشاد ہے:

﴿وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ قَحَاقٍ بِالَّذِينَ سَخِرُوا مِنْهُمْ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ﴾ [الأنعام: ۱۰]

”آپ سے پہلے بھی کئی رسولوں سے استہزاء کیا گیا پھر جن لوگوں نے ان پیغمبروں سے استہزاء کیا ان کو عذاب نے آگھیرا۔“

محمد رسول اللہ ﷺ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے آخری رسول ہیں۔ سب انسانوں پر بلا امتیاز لازم ہے کہ آپ کے پیغام حق کو سنیں اور آپ ﷺ کی ذات کو وہ مقام دیں جس کے وہ رب العالمین کے قاصد و رسول ہونے کی حیثیت سے مستحق ہیں۔ اگر کوئی قوم یا فرد محض عناد و ضد کی وجہ سے ان کے پیغام کی تحقیر کرے اور ان کی ذات پر کچھ اچھالے تو دنیا کے سب مہذب اور غور و فکر کرنے والے انسانوں کی ذمہ داری ہے کہ ان کی زبان کاٹ دیں اور ان کے ہاتھ روکیں ورنہ ان کو بھیجنے والے کی ناراضگی کسی بھی انداز میں نازل ہو سکتی ہے۔ اقوام نوح، صالح، شعیب اور لوط علیہم السلام کا حشر سب کو معلوم ہے۔ جہاں تک امت مسلمہ کا تعلق ہے ان کی ذمہ داری اور بڑھ جاتی ہے کہ رب کائنات نے انہیں ’امت وسط‘ قرار دیا ہے اور یہ شہادت حق کے داعی اور مناد مقرر ہوئے ہیں، ان کے دلوں کی گہرائیوں میں جب تک رسول اللہ ﷺ کی محبت نہیں ٹھہرتی خود کو مومن اور مسلم کہلانے کا استحقاق نہیں رکھتے۔

☆ شیخ الحدیث دار الحدیث المحمدیہ، جلال پور پیر والا، ملتان

محمد رفیق اثری

رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

«لا يؤمن أحدكم حتى أكون أحب إليه من والده وولده والناس أجمعين»

”تم میں کوئی بھی اس وقت تک مومن نہیں ہے جب تک میری محبت اس کے دل میں اپنے والد، اولاد اور سب لوگوں سے زیادہ نہ ہو۔“ [صحیح البخاری: ۱۵، صحیح مسلم: ۲۳۳]

مگر بالعموم انہیں اپنی اس حیثیت کا علم نہیں ہے جبکہ انہی پر لازم ہے کہ انسانیت کے تحفظ اور اصلاح و درستی کے لئے اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے مقررہ کردہ نظام کے داعی محمد رسول اللہ ﷺ کی حرمت و عزت کے لئے کسی بھی قربانی سے دریغ نہ کریں۔ یہ ان کے ایمان کا تقاضا ہے اور شرف انسانیت کے تحفظ کے لئے ضروری ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا شاتم رسول (ﷺ) کعب بن اشرف اور گستاخ ابورافع یہودی کو کفر کردار تک پہنچانا تاریخ میں محفوظ ہے۔ ایک ناپیدیا صحابی رضی اللہ عنہ کا اپنی مشفق اور مہربان جیون ساتھی کو اس کی بدگوئی بحضور رسالت مآب ﷺ کی وجہ سے جہنم رسید کرنا بھی سب جانتے ہیں، دو جان نثار بچوں کا ابو جہل شاتم رسول کو قتل کرنا ہماری تاریخ اسلام میں معروف ہے۔ یہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے ہوا اور اس کا تعلق مدنی زندگی سے ہے۔ ابولہب اور اس کی بیوی اور ایک بدست نوجوان مشرک نے رسول اللہ ﷺ کی گستاخی کا ارتکاب کیا تو رب کائنات نے قرآن مقدس میں شدید الفاظ میں ان کی مذمت کی اور برقی دنیا تک یہ اعلان فرما دیا کہ ایسے بد بخت انسانوں کا انجام کیا ہے۔

یہ مکی دور زندگی کی بات ہے جبکہ فتح مکہ کے موقع پر عام مشرکوں اور بدترین مخالفوں کو ”لا تنریب علیکم الیوم“ فرما کر معاف کر دیا جبکہ آپ کی شان میں گستاخی کرنے والے چند افراد کے قتل کا حکم فرمایا چاہے وہ کعبہ اللہ کے خلاف میں ہی کیوں نہ چھپے ہوں۔

مسلم اُمہ کسی بھی انداز میں اس سے صرف نظر نہیں کر سکتی، اس سلسلے میں ہمارے کچھ کرنے، سوچنے اور غور و فکر کے لئے ضروری ہے کہ ہم ان وجوہ کا جائزہ لیں جس کے نتیجے میں بد بختوں کو یہ استہزائی خاکے شائع کرنے کی جرأت ہوئی ہے۔

پھر یہ استہزائی توہین آمیز خاکے ہمیں دعوت فکر دیتے ہیں کہ ان امور کے بارے ہم علمی انداز میں دنیا کو بتائیں کہ جنہیں تم استہزا کے طور پر لے رہے ہو اس کی گہرائی میں جاؤ اور اصل حقیقت پر نظر ڈالو تو اس میں انسانیت کے لئے خیر و برکات کی ہزار ہا توجیہات موجود ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کے دور میں یہود نے لفظ ”راعنا“ سے توہین کا انداز اختیار کرنا چاہا۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے مسلمانوں کو حکم دیا کہ تم یہ لفظ نہ کہو جس کے غلط استعمال سے رسول اللہ ﷺ کے بارے استخفاف و تحقیر کا پہلو نکالا جاسکتا ہے بلکہ اس کے بجائے ”انظرونا“ کہو۔ یہود نے ”السلام علیکم“ کے بین الاقوامی پیغام امن و صلح کے لفظ کو ”السلام علیکم“ کی بددعا میں بدلنا چاہا تو رسول اللہ ﷺ نے صرف ”وعلیکم“ فرما کر ان کی تدبیر ناکام فرمادی۔ نیز اغیار اور دشمنوں کا یہ انداز ہمیں مجموعی طور پر اپنی اصلاح کی طرف متوجہ بھی کرتا ہے کہ یہ سب کچھ اس لئے ہو رہا ہے کہ اہل اسلام میں بے حسی حد سے بڑھ گئی ہے ورنہ خبیث مزاج انسانوں کو اس کی جرأت نہ ہوتی، ہمیں چاہئے کہ اپنے دلوں میں داعی اسلام ﷺ کی سنت و سیرت کے ساتھ وہ محبت و جذبہ پیدا کریں کہ ان کے بارے کسی کو یکو اس کی جرأت نہ ہو۔ ہمارے لئے خیر کا یہی پہلو موجود ہے کہ اس طرح اُمہ کے بیدار ہونے کے وسیع مواقع حاصل ہوں گے۔

مئی، جون ۲۰۲۰ء

حرمت رسول ﷺ کے تقاضے

یاد رہے، محمد رسول اللہ ﷺ سے محبت اور ایمان کا تقاضا ہے کہ کوئی بھی شخص اس وقت تک مسلم و مومن کہلانے کا استحقاق نہیں رکھتا جب تک آپ ﷺ کے ساتھ تمام انسانوں حتیٰ کہ اپنے آپ سے بھی زیادہ محبت نہ کرے۔ اس محبت کی خوشبو ہی انسان کو اس عظیم ہستی کے عالی مقام کی پہچان کراتی ہے اور رب کائنات سبحانہ و تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کی نوید دیتی ہے۔ پوری امت میں اس فہم و شعور کو زندہ کرنے اور قائم و دائم رکھنے کی ضرورت ہے۔ جس کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ ایسے بد بخت بد کردار ممالک کے ساتھ سوشل بائیکاٹ کرے جو ایسی سرگرمیوں کی حوصلہ افزائی کر رہی ہیں۔ جیسا کہ سیدنا ثمامہ بن اثال رضی اللہ عنہ نے قبول اسلام کے بعد یمامہ کے گورنر کی حیثیت سے مشرکین مکہ کا تجارتی بائیکاٹ کیا۔ اور رسول اللہ ﷺ کا حکم آنے تک اسے جاری رکھا تا آنکہ مشرکین نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر اسے ختم کرنے کی درخواست کی اور آپ ﷺ نے ثمامہ رضی اللہ عنہ کو اس کا حکم ارشاد فرمایا۔ ہمیں چاہئے کہ یکجہتی، دین سے تعلق اور علم و عمل میں درستی اور استحکام پیدا کریں تاکہ طاعوتی یلغار کا مقابلہ کیا جاسکے۔

\*-----\*

## فریاد

یورپی اقوام ہیں، ساری کی ساری بے حیا! اے خدا! ان کو چکھا ان کے عمل کا مزا  
ہم مسلمانوں کے دل کو ٹھیس پہنچاتے ہیں جو ان ستم گاروں کو اپنے قہر سے کر آشنا!  
تیرے محبوب مکرم کی کریں تو بہن جو ان زبانوں کو خدایا کیوں نہیں تو کاٹا؟  
جن کے ہاتھوں نے تخلیق کیے یہ خاکے برے دے سزا ان کو اسی دنیا میں اے رب علی  
یہ مسلمان جو ترے محبوب کی امت میں ہیں انکے دل ٹوٹے ہوئے ہیں دیکھ کر یہ سلسلہ  
ہر طرف سے ان مسلمانوں پہ کیوں یلغار ہے؟ کیوں لعینوں کافروں کو تو نہیں ہے ڈانٹا  
ان مسلمانوں کی یارب! آج تو فریاد سن کوئی پہلو تو ٹکٹنا چاہیے تسکین کا!  
[سجاد مرزا]